

نعتِ سرور

حافظ قاری سرور علی خاں قادری وجیہی

نعتِ سرور

حافظ قاری سرور علی خاں قادری وجیہی
محلہ کھاری کنواں۔ رامپور (یو۔پی)

نام کتاب	:	نعت سرور
مصنف	:	حافظ قاری سرور علی خاں قادری وجیہی
سنہ اشاعت	:	جنوری ۱۹۹۴ء
تعداد	:	۶۰۰ (چھ سو)
کاتب	:	صوفی ریاست اللہ خاں صادقی تھانہ ٹین۔ (رام پور یوپی)
مطبع	:	لبرٹی آرٹ پریس۔ دریا گنج۔ نئی دہلی ۲
ناشر	:	مکتبہ وزیریہ۔ انگوری باغ۔ رام پور۔ یوپی
قیمت	:	برائے ثواب

ملنے کے دیگر پتے

۱— ادارہ نشرواشاعت۔ مدرسہ جامع العلوم فرقانیہ مسٹن گنج۔ رام پور
۲— مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ اردو بازار، جامع مسجد۔ دہلی ۶
۳— کتب خانہ انجمن ترقی اردو، جامع مسجد۔ دہلی ۶
۴— دانش محل۔ امیر الدولہ پارک۔ لکھنؤ ۱۸
۵— فرقانیہ کتب خانہ، بدرپور ضلع کریم گنج (آسام)

نذرِ عقیدت بحضور

سرورِ کائنات فخرِ موجودات رحمتِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت غوثِ اعظم محبوبِ سبحانی قُطبِ ربانی شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی قدس سرہٗ العزیز۔

حضرت خطیبِ اعظم مجدّدِ دوراں تاج العلماء شاہ وجیہہ الدین احمد خاں صاحب قادری مجددی رامپوری۔

استادِ محترم حضرت شاہ رفیق عالم صاحب صدیقی مسلم آفاقی ایڈیٹر روزنامہ قومی جنگ رامپور

برائے ایصالِ ثواب

حامیٔ دین وملت پابندِ شریعت عاشقِ رسول صوفی افسر علی خاں قادری وجیہی نور اللہ مرقدہٗ (رامپوری)

تعارف

مولوی رابعہ پروین ایم۔ اے۔ ملکی نظام۔ ایم۔ اے اردو۔ معلّم اردو علیگڑھ
معلّمہ جامعۃ الصّالحات۔ رامپور (یو۔پی)

حضرات کرام! اس عالم ظاہری کے اندر سوائے محترم چچا صاحب کے کوئی سہارا نہیں ہے۔ شفیق والد صاحب کا سایہ اُٹھ جانے کے بعد دنیا تاریک سی نظر آنے لگی ہے دل کی اضطرابی دُور کرنے کا ذریعہ صرف چچا محترم صوفی قاری سرور علی خاں قادری وجیہی ہیں۔ محترم چچا صاحب کی کتاب نعت شریف کے مجموعہ کو دیکھ کر قدرِ سکون ہوا۔ اس لئے کہ یہ گلدستہ نعتِ رسولؐ حقیقت میں والد محترم کی یادگار ہے۔ چچا صاحب کو اس میدان میں اگر کوئی دلچسپی تھی تو نہ ہونے کے برابر تھی۔ مگر والدِ محترم کی سوز و تڑپ اور ولولۂ عشقِ رسولؐ نے چچا صاحب کے عشق کو گرما دیا۔ اور اب یہ اس میدان کے ستارہ بن کر چمکے۔ جن کی کاوشوں کا مجموعہ نعتِ سرور والد صاحب کے سوز و تڑپ عشقِ رسولؐ کی تصویر کشی ہے جس کو دیکھ کر دلِ مضطرب باغ باغ ہو گیا۔ اور محترم چچا صاحب کے لیل و نہار صفحاتِ قرطاس پر لانے کے لئے دل بیتاب ہو گیا۔ مؤلف کتاب سرور علی خاں قادری ایک دینی جذبہ کے آدمی ہیں۔ آج تک میری زندگی کا ہر لمحہ گواہ ہے کہ کبھی انھوں نے احکامِ خداوندی کے خلاف قدم نہیں اُٹھایا۔ کبھی پان، سگریٹ، بیڑی حتیٰ کہ سنیما تک نہیں دیکھا۔ پابندِ صوم وصلوٰۃ ہیں۔ کبھی نماز فوت نہیں ہوئی۔ حرام کا لقمہ اب تک نہیں کھایا۔ اسی دینی جذبہ کے تحت چچا صاحب اور والدِ محترم، صوفی حامیٔ دین وملت عاشقِ رسولؐ افسر علی خاں قادری وجیہی نور اللہ مرقدہٗ نے مسجد درخت کھرنی شہید ہوگئی تھی، اس کو عوام کے تعاون سے دوبارہ از سرِ نو اپنی سپردگی میں تعمیر کرایا جس میں کئی لاکھ روپیہ صرف ہوا، جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ والدِ محترم نے ایک دکان اپنے پیسہ سے نئی تعمیر کرا کر مسجد کے نام وقف کردی۔ جس کا ماہانہ کرایہ ایک سو پچاس روپیہ مسجد کو ملتا ہے۔ چچا محترم اس مسجد کے متولی ہیں۔ اور عیدگاہ کمیٹی کے ممبر ہیں جو سنّی سنٹرل وقف بورڈ لکھنؤ سے منظور شدہ ہے۔ والد بزرگوار کی

تمنا تھی کہ نعتوں کا مجموعہ شائع ہو جائے۔ مگر ان کی زندگی نے وفا نہیں کی اور ۸ر رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۵ر مارچ ۱۹۹۱ء بروز پیر بوقت ۵؍ بجے شام بحالتِ نمازِ عصر حرکتِ قلب بند ہو جانے سے دارِ فانی کو خیر باد کہہ گئے۔ والد محترم حضرت خطیبِ اعظم مولانا وجیہ الدین احمد خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ پیر و مرشد سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ دادا میاں صوفی جمعہ خاں صاحب چشتی نظامی حضرت قبلہ مولوی سیدنا مشتاق احمد صاحب المعروف خرموں والے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ دادی صاحبہ حضرت مولوی سیدنا محمد شیر میاں صاحب قادری احمدی پیلی بھیتی سے بیعت تھیں۔ چچا صاحب کی تاریخ پیدائش یکم جنوری ۱۹۲۵ء صبح صادق ہے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ ارشاد العلوم کے مدرس جناب قبلہ مولوی محمد نبی صاحب سے اردو، فارسی، ناظرہ قرآن پڑھا۔ بعدہٗ مڈل اسکول رامپور درجہ حفظ میں داخلہ لیا۔ یہاں رامپور کے مشہور قاری حافظ برکات احمد صاحب شمسی سے قرآن حفظ کیا۔ مڈل پاس کر کے یکم ستمبر ۱۹۴۳ء میں گورنمنٹ رضا انٹر کالج رامپور لیب اسسٹنٹ فزکس میں ملازمت کی اور بحسن و خوبی ۴۲ سال مدت ملازمت پوری ہونے پر یکم جنوری ۱۹۸۵ء پنشن پر ریٹائر ہو گئے۔ جو طلبا ڈاکٹر، انجینیر، پروفیسر، وکیل ہو گئے ہیں، وہ بڑے احترام سے پیش آتے ہیں۔ میرے برادران اقبال افسر خاں، سعید افسر خاں، جنید افسر خاں ایم۔ کام اور میرے بے حد اصرار پر والدِ محترم کی یہ تمنا پوری کر دی اور یہ نعتِ رسول یہ نعتِ سرور آپ کے پیشِ نظر ہے۔ اگر چچا صاحب کے استادِ محترم رہنمائی نہ کرتے اور والد صاحب کے دوست صوفی ریاست اللہ خاں صاحب صادقی اس کی کتابت و طباعت اپنی نگرانی و ذمہ داری میں نہ کراتے تو یہ کتاب ظہور میں نہ آتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ "یہ نعتِ سرور" سرکارِ دوعالم حضرت محمد رسول اللہ اپنی بارگاہِ اقدس میں قبول فرمائیں اور ہم سب کے لئے یہ توشۂ آخرت بنے، اور ہم سب کی بخشش کا ذریعہ ہو جائے۔ اربابِ علم خصوصاً شعرائے کرام سے دست بستہ درخواست ہے کہ وہ اِن اشعار کی فنی خامیوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز فرمائیں۔ آمین

رابعہ پروین بنت افسر علی خاں معلّمہ جامعۃ الصالحات۔ رامپور

دلی جذبات

اسرار احمد ایم، اے۔ بی، ایس، سی۔ بی، ایڈ
وائس پرنسپل گورنمنٹ حامد انٹر کالج۔ رامپور۔ یو، پی

کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ سرور بھائی نے مجھے اس قابل کیسے سمجھا کہ ان کے نعتِ پاک کے مجموعے "کلامِ سرور" کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کروں۔ شاید یہ ان کی محبت، خلوص اور اپنے چھوٹوں پہ شفقت کی عادت کے تحت ہوا کیونکہ میں نہ تو شاعر ہوں اور نہ اپنے کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ کسی کی شاعری پر اپنی رائے دوں۔ بس اہلِ ذوق اور صاحبِ طبع حضرات کی صحبت کا فیض ہے کہ کم و بیش شعر سمجھنے کی صلاحیت ضرور پیدا ہو گئی۔ مگر سرور بھائی کے کلام کے بارے میں کچھ کہنے سے پہلے ان کے بارے میں کچھ کہنا بہت ضروری ہے تاکہ قاری کو ان کے کلام کی روح کی خوبصورتی دکھائی دے اور اس کی نظر ظاہری پابندیوں میں اُلجھ کر نہ رہ جائے۔

سرور علی خاں قادری سرور رامپوری مرحوم صوفی جمعہ خانصاحب کے صاحبزادے ہیں اور ان کو عشقِ رسول ؐ ورثے میں ملا ہے۔ ابتدائی زندگی میں ہی قرآنِ پاک حفظ کیا اور سرکاری ملازمت رضا انٹر کالج رام پور کی فزکس لیب سے شروع کی۔ اور کم و بیش بیالیس سال تک نہایت محنت، لگن، ایمانداری اور سنجیدگی کے ساتھ

فرائض کو انجام دے کر ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔

سرور بھائی شاعر نہیں ہیں اور نہ شاعر کہلوانے کے خواہشمند۔ وہ تو نامِ محمدؐ کے عاشقِ زار ہیں جو عشقِ رسولؐ ان کو ورثے میں ملا تھا عاشقانِ رسولؐ کی صحبت نے اس کو اور بھڑکایا۔ اس کی تپش نے ان کے سینے کو اس حد تک گرمادیا کہ دل کی بات زبان تک آگئی۔ ان کی شاعری روایتی نہیں ہے۔ وہ تو بادۂ عشق کی سرمستی اور سرخوشی کا اظہارِ برملا ہے۔ وہ تو نغمۂ سرمدی ہے جو قوانینِ شاعری کی پابند نہیں۔ وہ تو ایک عاشق کی دل سوز آہ ہے جو محبوب کے دیدار کے لئے ایک ایک پل تڑپ تڑپ کر کاٹ رہا ہے ؎

دلِ سرورؔ کی پوری یہ تمنا ہو
پہنچ جاؤں جہاں جلوہ نشیں تم ہو

اس لئے ایک ناقد کی نظر سے ان کی شاعری کو پرکھنا انصاف نہ ہوگا۔ ان کا کلام تصنع اور بناوٹ سے پاک ہے جو دل میں تھا وہی زبان سے ادا ہوگیا۔ اس کو بنانے سنوارنے کی بھلا کیا ضرورت ہے۔ بقول اقبالؒ ؎

مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسنِ معنی کو!
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالہ کا حنابندی

ان کی شاعری کا تذکرہ ادھورا رہے گا اگر ان کے برادرِ محترم مرحوم افسر علی خاں قادری کا ذکر نہ کیا جائے جن کی دیرینہ آرزو تھی کہ نعتوں کا یہ بابرکت مجموعہ شائع کرایا جائے۔ وہ نعتِ پاک سننے کے دیوانے تھے۔ میں نے اکثر ان کو نعتِ سرورِ کونینؐ سنتے ہوئے دہاڑیں مار کر دیوانہ وار روتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان پر ایسا جذبہ اور کیفیت طاری ہوجاتی تھی جو ایک سچے عاشقِ رسولؐ کی ہی ہوسکتی ہے۔ آج جب وہ خالقِ حقیقی کے دربار میں ہیں، اُن کی

روح کو یقیناً سکون اور اطمینان حاصل ہو گا کہ ان کی آرزو اللہ تبارک و تعالیٰ نے پوری فرمائی۔ میری بارگاہِ قاضی الحاجات میں دلی دعا ہے کہ وہ سرور بھائی کی دلی آرزو پوری فرمائے اور ان کو خانۂ کعبہ اور اپنے محبوبِ پاکؐ کے روضۂ مبارک کی زیارت سے مشرف فرمائے۔ آمین ثم آمین

؎ بستر فقیر کا ہو ترے در کے سامنے عاشق کو رہنا چاہیئے دلبر کے سامنے

؏ ایں دعا از بس و از جملہ جہاں آمین باد

۱۴ر دسمبر ۱۹۹۱ء

طالبِ مغفرت
گنہگار اسرار

کلماتِ تحسین

حضرت مولوی علی احمد صاحب فاضل الہ آباد بورڈ۔ مدرس الجامعہ اسلامیہ رامپور

مجھے دنیا نے غافل کر دیا ہے پلا دے مے کہ غفلت دُور کر دے
خدا ہی جن کی عظمت جانتا ہے ثنا لکھی ہے محبوبِ خدا کی

پیشِ نظر کتاب المسمیٰ بہ نعتِ سرور عظمتِ رسول و عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آئینہ دار ہے جو کہ ضابطۂ ایمان اور کائنات کی فلاح و بہبود کا مہبط و مرجع ہے۔ حقیقت میں دل وہی ہے جو عشقِ رسول و عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنجینہ ہو، جو دل اس سے خالی ہے وہ ایسا ویران کھنڈر ہے جس کے چاروں طرف دہشت ناک تاریکی چھائی ہوئی ہے۔

یہ کتاب گلدستۂ نعت و منقبت عشقِ رسول ؐ کی سوز و تڑپ کا مظہر ہے۔ نعت گوئی ایک خداداد فنِ لطیف ہے جو نایاب ہیرا اور لافانی نعمت ہے جس کو اہلِ زمانہ نے ہی نہیں بلکہ خود سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی قدر و قیمت کو دوبالا فرمایا ہے اور اپنی مسجد شریف میں گُل فشانی کرنے کے لئے سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو منبر پر رونق افروز فرما کر بارگاہ ایزدی میں زبانِ وحی کو حرکت میں لا کر دعا فرمائی ہے کہ "اے اللہ حسان کی مدد روح قدس کے ذریعہ سے فرما"۔ یوں تو اللہ رب العزت نے کائنات کی ہر ہر چیز کو نطق و گویائی کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے لیکن صد شکر کہ اس نے انسان کو قوت گویائی عطا فرما کر اپنے حبیب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مخصوص و محبوبین کی مدح سرائی کا حکم ارشاد فرما کر طریقہ مدح

بھی تعلیم فرمایا اور ہمیں مدح خوانِ رسول الثقلین نبی الحرمین سلطان الکونین بنا کر عاشقانِ مصطفےٰ سے وابستہ کیا اور اس بے ہودہ و متعصب گروہ سے بچا لیا جس نے مدحت رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم و توحید الوہیت کو اپنے تخیلِ فاسدہ کی بنیاد پر مساوی گردان کر عظمتِ خاتم النبیین پر مجرمانہ حملہ کیا اور مدحت امام الثقلین پر تعصب کا پردہ ڈال کر تنقیصِ شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتکاب کر کے نہ صرف خود راہِ مستقیم سے دُور جا پڑا بلکہ دوسروں کو بھی اپنے جال میں پھانس کر راہِ مستقیم سے ہٹانے کی ناپاک کوشش میں سرگرداں رہا۔

برادرم جناب سرور علی خاں صاحب سرورؔ نے عشقِ رسولؐ کے جو پھول اپنے لفظوں کو ترتیب دے کر شعری دنیا میں نمایاں کیے ہیں وہ عظمتِ رسول کی کھلی عکاسی ہے۔

نعت گوئی خاص فیضانِ رب ہے اور جس پر رب تعالیٰ کرم فرماتا ہے اسی کو اپنے حبیب کی شان میں مدح سرائی کی توفیقِ رفیق عطا فرما دیتا ہے۔

شاعر موصوف کا یہ گلدستہ نعتِ رسول بھی اسی میدان کا شہکار ہے۔ موصوف اپنے لیل و نہار کا اکثر حصہ نعتِ رسولؐ لکھنے میں ہی صرف کرتے رہتے ہیں۔ یہ انہیں کاوشوں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لگاؤ و عقیدت کا ثمرہ ہے جو نعتِ سرورؔ کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

جناب سرورؔ صاحب نے روئے قرطاس پر حسنِ عقیدت کی وہ گُل ریزی کی ہے جو عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی آواز ہے۔

جب یہ گلدستۂ نعت بنام نعتِ سرورؔ احقر کی نظر سے گزرا تو طبیعت میں ایک کیفیت رونما ہو گئی اور دل کروٹیں لینے لگا اور قلم خود بخود اظہارِ تحسین کے لیے حرکت میں آ گیا۔

جناب سرورؔ صاحب زاد اللہ عمرہٗ نے گلشنِ ایمان کے رنگ ہا رنگ کے پھول چن کر ذہن و دماغ سے صفحات قرطاس پر جس حسن اسلوبی کی لڑیوں میں پرو دیا ہے وہ یقیناً اہلِ ایمان کے دل و دماغ کو معطر و معنبر اور حرارتِ ایمانی کو بیدار کرتے رہیں گے۔ بلا شبہ اس گنجینۂ عشق و

محبت کے اندر کچھ اشعار تو ایسے ہیں کہ جن کو پڑھ کر یا سن کر حرارتِ عشقِ رسول دوبالا ہو جاتی ہے اور دلِ تشنہ کو تسکین سی ہو جاتی ہے۔

چند اشعار ملاحظہ ہوں جو اپنی جامعیت میں بے مثل ہیں ؎

بے مثل ہیں وہ نورِ خدا شکلِ بشر میں
ہے میم کے پردہ میں چھپی شانِ محمدؐ

نجدی تجھے معلوم نہیں رتبہ نبیؐ کا
ہر ذرہ عالم ہے ثنا خوانِ محمدؐ

فرشتے قبر میں پوچھیں گے تو میں صاف کہہ دونگا
غلامِ مصطفےٰ ہوں نام لیوا غوثِ اعظمؒ کا

دراصل یہ نتیجہ ہے جنابِ سرور کے برادرِ خرد جناب افسر علی خاں صاحب قادری وجیہیؒ کی آرزو و تمناؤں کا جن کی دیرینہ تمنا تھی کہ نعتِ سرور کا مجموعہ نعتِ سرور کے نام سے منظرِ عام پر آئے جو عوام و خواص کے دلوں کو یکساں گرماتا رہے۔ اللہ رب العزت نے ان کی اس آرزو کو پورا تو کیا مگر موصوف مذکور اپنی تمنائے دلی کو چشمِ نگاہ سے نہ دیکھ پائے اور پہلے ہی اپنے خالقِ حقیقی کے فرستادہ کو لبیک کہہ کر دارِ آخرت کو روانہ ہو گئے۔ لیکن امید ہے کہ مرحوم کی روح اس روح پرور مجموعہ سے مطمئن و پُرسکون ہوگی۔ کیونکہ افسر علی خاں صاحب قادری وجیہیؒ کو نعتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص دلچسپی و لگاؤ تھا۔ موصوف مرحوم راقم الحروف سے پوری رواداری سے پیش آتے تھے اور اکثر نمازیں خصوصاً نمازِ عصر احقر کے پیچھے ادا کر کے نمازِ مغرب تک احقر کے پاس بیٹھ جاتے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت میں گفتگو کرتے رہتے تھے۔

راقم السطور نے مرحوم کو نعتِ پاک کی مجلسوں میں اکثر ایک کیفیت میں دیکھا ہے۔ نعتِ رسول سن کر مرحوم کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی تھیں اور پروانہ وار جھوم جھوم کر جس قدر پر قادر ہوتے تھے نعت شریف گنگنانے والے کو عظمتِ شعر کی بناء پر روپے دینے لگتے تھے۔ مرحوم باہمت بلند کردار، ہمدرد اور عالی حوصلہ انسان تھے، کسی بھی موڑ پر حوصلہ پست نہیں کرتے تھے۔

مرحوم کی ملنساری و رواداری نے قلب و جگر پر ایسا اثر کیا کہ آج غیروں تک کا دل ان کی کمی محسوس کر رہا ہے اور نگاہیں نعت پاک کی مجلسوں میں افسر علی خاں قادری وجیہیؒ جیسے

چہرہ کو تلاش کرتی ہیں۔ مگر کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ کو یاد کرکے دل کو صبر کی دنیا میں چارو ناچار لانا پڑتا ہے۔ آپ کی جدائی کا یوں تو ہر احباب کو غم ہے مگر جناب سرور صاحب کی زندگی کا تو مزہ ہی تلخ ہوکر رہ گیا ہے۔ احقر کی سرور رامپوری سے جب کبھی بھی ملاقات ہوتی ہے توخوش اخلاقی کے باعث پوری یکسوئی سے ملتے ہیں مگر موصوف کے رُخ پر وہ مسرت نہیں ہوتی جو ایک سال قبل نظر آتی تھی۔

دعا ہے کہ اللہ سرور صاحب کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

اس حادثہ نے شاعر موصوف کے ذہن وفکر پر ایسا اثر کیا ہے کہ دنیوی مشاغل سے دُور کردیا ہے مگر برادرِ صغیر کی اسی آرزو کو پورا کرنے کے لئے بے تاب کردیا اور ہمت کرکے ۸ر رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ بروز پیر بوقت ۱/۲ ۵ بجے شام بحالت نمازِ عصر اس دارِ فانی سے منھ موڑکر دارِ بقا کی جانب رحلت کرنے والے شفیق بھائی جناب افسر علی خاں صاحب کی روح کو ایصالِ ثواب کے لئے 'نعتِ سرور' کے نام سے دیرینہ آرزو کو پورا کردیا جس سے مرحوم کی روح اس عالم میں بے حد خوش ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس مختصر سے مجموعہ کو شرفِ قبولیت بخشے اور شاعر موصوف کی ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور اس کے صدقہ میں عشقِ حقیقی عطا فرمائے اور ان کے برادرِ خورد افسر علی خاں صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

فقط خادم العلماء علی احمد عثمانی

امام مسجد دیپک ماچس والی

ارشادِ عالیہ

استاد محترم حضرت شاہ رفیق عالم صاحب صدیقی ایڈیٹر روزنامہ قومی جنگ رامپور

پوری دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا بد نصیب مسلمان ہو گا جسے سرورِ کائنات فخرِ موجودات سردارِ انبیاء و رُسُل باعثِ تخلیقِ کُل حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت نہ ہو. جاہل اور بے شعور مسلمان کے سامنے بھی جب حضور اقدس کا نامِ نامی اور اسمِ گرامی لیا جاتا ہے تو اس کا سر فرطِ عقیدت و محبت سے جھک جاتا ہے اور زبان پر درود و سلام کے نغمے جاری ہو جاتے ہیں. جب ایک عام مسلمان کی حضورؐ سے عقیدت و محبت کا یہ عالم ہوتا ہے تو ایک باشعور مسلمان حضورؐ سے عشق و محبت کی کن منزلوں تک رسائی حاصل کر لیتا ہو گا خصوصاً ایسی حالت میں کہ وہ اپنے جذبات کو شعر کے قالب میں ڈھال سکنے پر بھی قادر ہو اس کا اندازہ کرنا کوئی دشوار امر نہیں ہے. ایسا مدّاحِ رسولؐ فرطِ عقیدت و محبت میں آقائے نامدار کی تعریفوں کے ایسے پُل باندھتا ہے کہ بعض اوقات 'باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار' کی حدوں سے بھی باہر نکل جاتا ہے. اب آپ خود ہی اندازہ لگائیے کہ جو شخص حضورؐ کے عشق میں اس درجہ گُم ہو چکا ہو اس سے اس امر کی توقع کرنا کہ وہ شعر کہتے وقت ردیف و قافیہ کی بندشوں اور فن کی باریکیوں پر بھی کماحقہٗ نظر رکھے میرے خیال میں بہت زیادہ منصفانہ بات نہیں ہے. یہی وجہ ہے کہ اکثر نعت گو شعراء اپنے جذبات

نظم کرتے وقت فنّی رکاوٹوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

برادر سرور علی خاں قادری کا شمار بھی ان مسلمانوں میں کیا جا سکتا ہے جو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سرتاپا غرق ہیں اور نعت کے شعر کہتے وقت اکثر حالتِ جذب میں پہنچ جاتے ہیں اور ردیف و قافیہ سے زیادہ اپنے جذباتِ محبت کے اظہار پر انحصار کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں خود ہی فرماتے ہیں کہ "میری یہ نعتیں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبّت کے دلی جذبات کا مظہر ہیں۔ فنِّ شاعری سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے"۔ ایسی حالت میں اس شعری مجموعے "نعتِ سرور" کے شعری محاسن پر کوئی گفتگو لاحاصل ہے۔ البتہ جس والہانہ انداز میں سرور قادری نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نذرانۂ عقیدت و گلہائے محبت پیش کیے ہیں وہ نہ صرف ان کی نجات کے لئے کافی ہیں بلکہ پڑھنے والوں کی بخشش کا بھی انشاء اللہ تعالیٰ وسیلہ ثابت ہوں گے۔

میری اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں جو ستارالعیوب بھی اور غفارالذنوب بھی، یہ استدعا ہے کہ وہ اس مجموعۂ نعتِ سرور کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اس کے تصدق میں سرور قادری کے ساتھ ہی مجھ گنہگار کی خطاؤں سے بھی درگذر فرمائے۔ فقط

سگِ دنیا
مسلم آفاقی

سرورقادری، میری نظر میں

آل احمد خاں سُرورؔ رامپوری

گذشتہ ۵ سال سے جناب سرور علی خاں صاحب سرورؔ قادری وجیہی کی نعتیں اخبارات کی زینت بن رہی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بیشتر مولانا صاحبان بھی آپ کے تحریر کردہ سلام ونعتیں وعظ و میلاد شریف وغیرہ میں پڑھتے نظر آتے ہیں۔

کسی شاعر کی صحیح شعری صلاحیتوں اور فکری بالیدگیوں کو جانچنے کا بہتر طریقہ یہی ہے کہ اس کی ذاتی تحریروں و ذاتی خیالات کا جائزہ لیا جائے۔

سرورؔ قادری صاحب کے بارے میں بجا طور پر یہ کہنا پڑے گا کہ جو کچھ آپ کے کلام میں پایا جاتا ہے وہی آپ کی تحریروں میں ہے اور وہی آپ کے ذاتی خیالات و نظریات ہیں۔

آپ نہایت متقی، نیک، پرہیزگار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہر ایک کے دُکھ درد میں کام آنے والے خدارسیدہ بزرگ، بندہ پرور انسان ہیں۔ خوش مزاج، انکساری سے بھرپور، بلند کردار، اعلیٰ ذات و اعلیٰ خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔

قبلہ سرورؔ صاحب کے بقول شعر و سخن کا ذوق صرف نعتوں و منقبتوں تک ہی محدود ہے اور وہ بھی اس لیے کہ آپ کے چھوٹے بھائی جناب افسر علی خاں صاحب (مرحوم) قادری وجیہی جو کہ ایک مشہور و معروف فارمر تھے اور دینی جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اسی دینی جذبہ کے تحت آپ کے برادر خورد جناب افسر علی خاں (مرحوم)

اپنے دولت کدے پر ہر سال جلسہ سیرت النبی کراتے تھے۔ اس میں جو حضرات بارگاہِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانۂ عقیدت پیش فرماتے تھے اس سے آپ کے بھائی پر ایک کیف بے خودی طاری ہو جاتا تھا۔ اُسی جذبے کے تحت آپ کو بھی نعتیں کہنے کا شوق پیدا ہوا۔

آپ نے دَورِ ملازمت میں جو سب سے پہلے نعت کہی اس کا مطلع آپ بھی ملاحظہ فرمائیں ؎

طیبہ میں بُلا لو مجھے سرکارِ دو عالم
وہ جلوہ دکھا دو مجھے سرکارِ دو عالم

نعتوں کے اس مجموعۂ کلام کو جو کہ "نعتِ سرورؔ" کے نام سے آپ کے زیرِ نظر ہے، آپ نے اپنے بھائی جناب افسر علی خاں صاحب قادری وجیہی کے نام سے برائے ایصالِ ثواب منسوب کیا ہے۔ خداوند قدوس سے دعا ہے کہ آپ کے برادرِ خورد اور میرے محترم دوست جناب افسر علی خاں صاحب (مرحوم) (جو سبھی حضرات کے لیے بے حد پیارے تھے) کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ (آمین) مجھے امید ہی نہیں بلکہ یقین کامل بھی ہے کہ آپ کو جناب سرور علی خاں صاحب قادری وجیہی کا یہ مجموعہ بے حد پسند آئے گا۔

خاکسار
آل احمد خاں سرورؔ
۱۶ر دسمبر ۱۹۹۱ء

دعا

میرے اس مجموعہ نعت سرور کو سرورِ کائنات نورِ مجسم نبیؐ مکرم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بارگاہِ اقدس میں قبول فرمائیں اور ہم سب کے لئے خصوصاً برادر صوفی عاشقِ رسول افسر علی خاں قادری وجیہی نور اللہ مرقدہٗ کے لئے توشۂ آخرت بنائے۔ جن حضراتِ کرام نے مجھ ناچیز کے بارے میں عقیدت کا اظہار فرمایا ہے، میں اُن کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ میری یہ نعتیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے دلی جذبات کا مظہر ہیں، فنِ شاعری سے اِن کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

بندہ ناچیز حقیر فقیر

سرور علی خاں قادری

محلہ کھاری کنواں۔ رامپور۔ یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ باری جلّ شانہٗ وعمّ نوالہٗ

مالک و مولیٰ تُو ہے اللہ
واحد و یکتا تُو ہے اللہ
سب سے اچھا تُو ہے اللہ
حاکم اعلیٰ تُو ہے اللہ
تیرا نہیں ہے کوئی ہمسر
سب سے بالا تُو ہے اللہ
کتنا پیارا نام ہے تیرا
سب سے نرالا تُو ہے اللہ
تُو ہے رازِق سب کا داتا
سب کا سہارا تُو ہے اللہ
ہر شے میں ہے جلوہ تیرا
تُو نے دِکھایا تُو ہے اللہ
تُو نے انساں ہم کو بنایا
کتنا پیارا تُو ہے اللہ
پیارا محمدؐ تُو نے بھیجا
شُکر ہے تیرا تُو ہے اللہ
دولتِ ایماں تُو نے بخشی
تُو نے سِکھایا تُو ہے اللہ
ہم کو مسلماں تُو نے بنایا
کتنا اچھا تُو ہے اللہ

سرورؔ کا ہے تُو ہی سہارا
سب کا داتا تُو ہے اللہ

شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خود قادرِ مطلق ہے ثنا خوانِ محمدؐ
حیراں ہے قلم کیا لکھوں میں شانِ محمدؐ

بے مثل ہیں وہ نورِ خدا شکلِ بشر میں
ہے میم کے پردہ میں چھپی شانِ محمدؐ

ہر شے میں سمایا ہوا ہے نور انھیں کا
ہر آن مہکتا ہے گلستانِ محمدؐ

نجدی تجھے معلوم نہیں رتبہ نبیؐ کا
ہر ذرۂ عالم ہے ثنا خوانِ محمدؐ

احمد میں احد میں ہے فقط میم کا پردہ
کیا شان ہے کیا شان ہے کیا شانِ محمدؐ

اصحابِ نبی اس لئے افضل ہیں جہاں میں
دیکھا تھا انھوں نے رُخِ تابانِ محمدؐ

ہے اُن کی محبّت ہی تو بخشش کا سہارا
اُلفت میں مثالی ہیں فدایانِ محمدؐ

سب اولیاء ہیں پھول مدینہ کے چمن کے
تا حشر یہ مہکے گا گلستانِ محمدؐ
عشّاقِ نبیؐ دیکھ کے فرمائے گا رضواں
آنے دو انھیں یہ ہیں غلامانِ محمدؐ
دنیا کو تمنّا ہے تری خُلدِ بریں کی
سرور کو فقط چاہیئے دامانِ محمدؐ

حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جس پہ خدا نثار ہے وہ آپ ہیں حضورؐ
عالم کو جس سے پیار ہے وہ آپ ہیں حضورؐ

خالق نے خود سجایا ہے کلمہ کو نام سے
ایماں کا جو مدار ہے وہ آپ ہیں حضورؐ

جو غیب میں تھا کر دیا اللہ نے سامنے
جو حق کا راز دار ہے وہ آپ ہیں حضورؐ

حُور و ملک ہیں جنّ و بشر آپ پر فِدا
اُمّت پہ جو نثار ہے وہ آپ ہیں حضورؐ

طائف میں زخمی ہو کے بھی جس نے دعائیں دیں
دشمن سے جس کو پیار ہے وہ آپ ہیں حضورؐ

کعبہ بھی خود فِدا ہے مدینہ کی شان پر
طیبہ کا جو وقار ہے وہ آپ ہیں حضورؐ

روزِ ازل سے آج تک اِس کائنات میں
قدرت کی جو بہار ہے وہ آپ ہیں حضورؐ

کافر کی مٹھیوں میں بھی کنکر گواہی دیں
جس کو یہ اختیار ہے وہ آپ ہیں حضورؐ
خوشبو جو ہے پسینہ میں وہ مُشک میں نہیں
رحمت کی جو پھوار ہے وہ آپ ہیں حضورؐ
سعؔود تڑپ رہا ہے تمہارے فراق میں
اِس دل کا جو قرار ہے وہ آپ ہیں حضورؐ

تمہیں تو ہو صلی اللہ علیہ وسلم

دل کا سکون، آنکھوں کا تارا تمہیں تو ہو
ہم بیکسوں کے آقا و مولی تمہیں تو ہو

روشن تمہارے نور سے ہے ساری کائنات
اِس بزمِ کائنات کے دُولہ تمہیں تو ہو

پیدا تمہارے واسطے کون و مکاں ہوئے
تخلیقِ دو جہان کا ذریعہ تمہیں تو ہو

توبہ ہوئی قبول تمہارے طفیل میں
آدمؑ کی التجا کا وسیلہ تمہیں تو ہو

دشمن تمہارے در پہ ہوئے ہیں خمیدہ سر
سب مانتے ہیں محسنِ اعلیٰ تمہیں تو ہو

اُمّی بھی ہو معلّمِ انسانیت بھی تم
دنیا کو جس نے علم سکھایا تمہیں تو ہو

تم آمنہ کے لعل ہو، عالم کے چاند ہو
ہے جس پہ ہم کو ناز وہ آقا تمہیں تو ہو

کفار بھی یہ کہتے ہیں، تسلیم ہے اُنھیں
تم صادق وامین ہو، آقا تمہیںؐ تو ہو
پتھّر بندھے ہیں پیٹ سے فاقے پہ فاقہ ہے
سائل پھرا نہ در سے، وہ داتا تمہیںؐ تو ہو
جو ہے رضا تمھاری وہ اللہ کی رضا
اپنا حبیب جس کو بنایا تمہیںؐ تو ہو
شاہوں کو جس کے در کی غلامی پہ ناز ہے
دونوں جہاں کے آقا و مولیٰ تمہیںؐ تو ہو
روٹی ہے جَو کی کھانے میں بستر ہے ٹاٹ کا
مختار جن کو کُل کا بنایا تمہیںؐ تو ہو
دنداں شہید ہو گئے پھر بھی دعائیں دیں
دشمن بھی کلمہ پڑھتے ہیں جس کا تمہیںؐ تو ہو
ہر کلمہ گو کے لب پہ درود و سلام ہے
ہر اُمتی کے دل کی تمنّا تمہیںؐ تو ہو
سرور کو بھی مدینہ بُلا لو مرے حضورؐ
اس ناتواں کے دل کا سہارا تمہیںؐ تو ہو

دونوں عالم کے ہیں سلطان مدینے والے

دونوں عالم کے ہیں سلطان مدینے والے
سارے نبیوں میں ہیں ذیشان مدینے والے

چاند سورج میں تمہاری ہی چمک ہے آقا
تم پہ یوسفؑ بھی ہیں قربان مدینے والے

بادشاہ ہیں تری چوکھٹ کے غلاموں کے غلام
در پہ جبریلؑ ہیں دربان مدینے والے

تجھ پہ شیدا ہیں دو عالم کے سبھی جنّ و بشر
سب سے اعلیٰ ہے تری شان مدینے والے

حسنِ یوسفؑ پہ تھیں بس ایک زلیخاؓ قربان
تم پہ عالم ہے یہ قربان مدینے والے

تم ہو محبوبِ خدا تم کو ہے اُمّت محبوب
تم کو دیکھیں یہ ہے ارمان مدینے والے

تیری پرواز کا عالم تو خدا ہی جانے
تیری تعریف ہے قرآن مدینے والے

دل تڑپتا ہے کہ چُوموں وہ سُنہری جالی
بس یہی دل میں ہے ارمان مدینے والے
میرے آقا سے صبا کہنا بصد حدِّ ادب
تیری اُمت ہے پریشان مدینے والے
تم نے ہی کفر و ضلالت سے نکالا ہم کو
کس قدر ہم پہ ہیں احسان مدینے والے
اپنے سرور کو مدینے میں بُلا لو آقا
اس کی مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

کفر و طغیان مٹاتے ہیں رسولِ عربیؐ
حق کا اعلان سُناتے ہیں رسولِ عربیؐ
بُت پرستی کی شبِ تار مٹانے کے لیے
شمعِ ایمان جلاتے ہیں رسولِ عربیؐ
موسیٰ نے طور ہی پر جلوۂ جاناں دیکھا
عرش پر دیکھنے جاتے ہیں رسولِ عربیؐ
چاند سورج میں ہے ان کے رُخِ روشن کی جھلک
اُن کو پُر نور بناتے ہیں رسولِ عربیؐ
اُن سے پوشیدہ نہیں راز کسی عالم کا
غیب کا حال بتاتے ہیں رسولِ عربیؐ
اُن کی نعلین مبارک سے بڑھے گی توقیر
عرش نازاں ہے کہ آئے ہیں رسولِ عربیؐ
جب مددگار نہ ہوگا سرِ محشر کوئی
شور ہوگا کہ وہ آتے ہیں رسولِ عربیؐ

مومنوں کے لیے معراج کا تحفہ لے کر
مطمئن عرش سے آتے ہیں رسولِ عربیؐ

اپنے آقا کے تو قدموں سے لپٹ جاسحرور
بگڑی دنیا کی بناتے ہیں رسولِ عربیؐ

نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

مری سوئی ہوئی قسمت جگادو یا رسول اللہ
مجھے تم اپنی کملی میں چھپالو یا رسول اللہ

میں راتوں کو تمہاری یاد میں اکثر ہی روتا ہوں
مجھے تم خواب میں صورت دِکھادو یا رسول اللہ

تمہاری ہر ادا قرآن کی تفسیر ہے آقا
ہمارے رنج و غم دل سے مٹادو یا رسول اللہ

تمہارے ہاتھ کو مولیٰ یہ فرماتا ہے میرا ہے
اُسی اب ہاتھ سے بگڑی بنادو یا رسول اللہ

تمہاری بات تو اک معجزہ ہے شانِ قدرت کا
ہمیں تم اپنی رحمت میں چھپالو یا رسول اللہ

تمہارے نور ہی کی روشنی ہے سارے عالم میں
ہمارے دل کو اب تم جگمگادو یا رسول اللہ

مسلمانو! خلوصِ دل سے تم اب یہ دعا مانگو
مقاماتِ مقدس کو دِلادو یا رسول اللہؐ

خطاؤں پر میں نادم ہوں ولیکن ناز ہے تم پر
ہمارے کام سب بگڑے بنا دو یا رسول اللہؐ

تمھاری اُمتِ مظلوم پہ ہے روز اک فتنہ
ہمیں اب اس مصیبت سے بچالو یا رسول اللہؐ

شبِ معراج میں سب انبیاء نے یہ کہا تم سے
ہمیں تم مقتدی اپنا بنا لو یا رسول اللہؐ

قیامت میں بپا اِک شور ہو گا نفسی نفسی کا
خدا کے واسطے تم بخشوا دو یا رسول اللہؐ

یہ سروؔد بھی لگائے آس بیٹھا ہے زیارت کی
اِسے بھی تم مدینہ میں بُلا لو یا رسول اللہؐ

نورِ خدا بن کے آئے

محمدؐ جو نورِ خدا بن کے آئے
دو عالم کے وہ رہنما بن کے آئے
مزمل، مدثر و یٰسین و طٰہٰ
حضور آپ خیر الوریٰ بن کے آئے
پڑھا منکروں نے بھی کلمہ خوشی سے
محمدؐ امام الہدیٰ بن کے آئے
نبیوں نے آمد کی خبریں بتائیں
محمدؐ حبیبِ خدا بن کے آئے
نبیوں کو تسلیم ہے یہ فضیلت
رسولوں کے وہ مقتدا بن کے آئے
زمانے میں چھائی تھیں کالی گھٹائیں
وہ چمکانے شمس الضحیٰ بن کے آئے
بُتوں میں بھی لرزہ ہوا گر گئے وہ
محمدؐ سراج الہدیٰ بن کے آئے

ہمارے وہ آقا، دو عالم کے سرورؐ

جہانوں کے نورالہدیٰ بن کے آئے

وہ شاہوں کے شاہا، غذا جو کی روٹی

زمانے کے مشکل کشا بن کے آئے

کرم عاصیوں پر بھی محشر میں ہوگا

محمدؐ شفیعُ الوریٰ بن کے آئے

درودوں کی ڈالی، سلاموں کے گجرے

کرو پیش وہ مقتدا بن کے آئے

نکل جائے سرورؔ کی جاں اُن کے در پر

وہ منگتوں کے دل کی صدا بن کے آئے

نورِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

روشن چراغِ طور بنائے گئے ہو تمؐ
نبیوں میں کوہِ نور بنائے گئے ہو تمؐ

تم کو بنا کے خود ہی خدا ہو گیا فِدا
کتنے حسیں حضور بنائے گئے ہو تمؐ

آتے نہیں حضور تو ہوتا نہ یہ جہاں
قدرت کا خود ظہور بنائے گئے ہو تمؐ

وہ خُلق ہے تمہارا کہ قرآن ہے گواہ
مغروریت سے دُور بنائے گئے ہو تمؐ

زُلفیں تمہاری نوری ہیں رحمت کی چاندنی
نورِ خدا ہو نور بنائے گئے ہو تمؐ

مِل جائے میرا جسم مدینہ کی خاک میں
تسکینِ دل حضور بنائے گئے ہو تمؐ

سعودؔ کو بھی تو اِذنِ حضوری ملے حضور
مقبولِ رب ضرور بنائے گئے ہو تمؐ

مدینہ کو جس وقت جاتے ہیں حاجی

محمدؐ کا کتنا ہے پیارا وہ روضہ
خدایا دکھا دے نرالا وہ روضہ

مرے دل میں ہر وقت یہ لو لگی ہے
پہنچ کر میں دیکھوں تمھارا وہ روضہ

سبھی اس پہ قرباں ہیں جن اور انساں
خدا کو ہے محبوب پیارا وہ روضہ

ہیں سرکار جس جا پہ آرام فرما
ہے عرشِ معلیٰ سے اعلیٰ وہ روضہ

مدینہ کو جس وقت جاتے ہیں حاجی
مجھے یاد آتا ہے پیارا وہ روضہ

صبا تو نبیؐ سے یہ پیغام کہنا
ہمیں اب دِکھا دو نرالا وہ روضہ

وظیفہ ہے دن رات مسعود کا آقا
مجھے بھی دِکھا دو تم اپنا وہ روضہ

آمدِ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ وہ خیر الانام آ رہے ہیں
کہ جن پر خدا کے سلام آ رہے ہیں
پڑھا جن کا میلاد کُل انبیاء نے
وہ دنیا میں رحمت تمام آ رہے ہیں
ہے کتنا مبارک یہ ماہِ منور
کہ اس میں رسولِ انام آ رہے ہیں
صدا آ رہی ہے یہ کعبہ سے اب تو
مِٹانے وہ ظلمت کا نام آ رہے ہیں
بُتوں میں بھی لرزہ ہوا گر گئے وہ
کہ دنیا میں عالی مقام آ رہے ہیں
مقدر ہمارا بلند ہو گیا ہے
کہ سب انبیاء کے امام آ رہے ہیں
ارے عاصیو! خوب خوشیاں مناؤ
دِلانے وہ جنّت مقام آ رہے ہیں

ہے چاروں طرف شورِ صلِّ علیٰ کا

وہ جبریلؑ لے کر پیام آرہے ہیں

طریقے جو باطل ہیں منسوخ ہونگے

خدا کا وہ لے کر نظام آرہے ہیں

کرو عاشقو! اپنی جانیں نچھاور

پلانے وہ کوثر کا جام آرہے ہیں

خدا کو ہیں کتنے وہ پیارے محمدؐ

کہ دن رات جن پر سلام آرہے ہیں

محمدؐ کو امت ہے کتنی یہ پیاری

وہ بخشوانے اُمت تمام آرہے ہیں

مدینہ میں روضہ کا پیارا وہ منظر

جہاں پر خدا کے انعام آرہے ہیں

نبیؐ کی ہے کتنی مقدس یہ محفل

فرشتے بصد احترام آرہے ہیں

سلامی کو حور و ملک سب کھڑے ہیں

وہ جبریلؑ پڑھنے سلام آرہے ہیں

خدا تو بھی سرورؔ کو سرور بنادے

کہیں یہ نبیؐ کے غلام آرہے ہیں

دِکھا دو گنبدِ خضرا تم اپنا یا رسول اللہ ﷺ

ہمیں ہے بس تمھارا اِک سہارا یا رسول اللہ ﷺ
دِکھا دو گنبدِ خضرا تم اپنا یا رسول اللہ ﷺ

یہ نبیوں نے تمنّا کی بنا دے اُمتی ہم کو
ہے رُتبہ کس قدر اونچا تمھارا یا رسول اللہ ﷺ

تمھارے نوری چہرہ پر جہاں قربان ہے آقا
دِکھا دو چاند سا پیارا وہ مکھڑا یا رسول اللہ ﷺ

بچا لو ڈوبے جاتے ہیں بھنور میں پھنس گئی کشتی
مسیحائی کرو تم ہو مسیحا یا رسول اللہ ﷺ

چھپا لو اپنی کملی میں سنور جائے گی یہ قسمت
تمھارا مل گیا ہے اب سہارا یا رسول اللہ ﷺ

شفیع روزِ محشر ہو تمہیں کو ہم پکاریں گے
خدا کو ہے تمھارا نام پیارا یا رسول اللہ ﷺ

قرآں کو بھول بیٹھے ہیں، نمازیں ہم نہیں پڑھتے
سنبھالو اب نہیں کوئی ہمارا یا رسول اللہؐ

مصیبت میں پھنسے ہیں چار سو غم کی گھٹائیں ہیں
بچالو اب کرو اپنا اشارا یا رسول اللہؐ

دلِ سرور کی ہے بس اک تمنا، اب کرو پوری
دِکھادو تم اِسے اپنا نظارا یا رسول اللہؐ

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مچی ہے دھوم عالم میں محمد مصطفیٰؐ آئے
مٹانے کفر کی ظلمت وہ نورِ کبریا آئے

خلیلؑ اللہ و عیسیٰؑ نے پڑھا میلاد ہے جن کا
پڑھو صلِّ علیٰ تم مومنو! وہ مجتبیٰؐ آئے

مناؤ عید میلاد النبیؐ تم کو مبارک ہو
منوّر ہو گئی دنیا امام الانبیاءؐ آئے

کملیا میم کی اوڑھے بشر کی شکل میں آئے
خدا ہی جانتا ہے وہ خدا کے دلربا آئے

انہیں کے تو وجودِ پاک کا صدقہ ہے دو عالم
جہاں میں رحمت اللعالمیں ابرِ سخا آئے

یہ اُن کا بعد میں آنا تو اِک رازِ مشیت تھا
نبی آتے نہیں یونہی تو بعدُ الانبیاء آئے

تمنّا ہے یہ سرورؔ کی خدایا پوری ہو جائے
مدد کو قبر میں میری وہ محبوبِ خدا آئے

تاجدارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

طیبہ میں بُلالو مجھے سرکارِ دوعالمؐ
اب جلوہ دِکھادو مجھے سرکارِ دوعالمؐ

دن رات تڑپتا ہوں میں فرقت میں تمہاری
روضہ پہ بُلالو مجھے سرکارِ دوعالمؐ

بے چین کیا ہے مجھے دنیا کے غموں نے
دنیا سے بچالو مجھے سرکارِ دوعالمؐ

دنیا کو اُخوّت کا سبق تم نے دیا تھا
وہ یاد دِلادو مجھے سرکارِ دوعالمؐ

ہر وقت ستاتی ہے مجھے یاد تمہاری
اب پاس بُلالو مجھے سرکارِ دوعالمؐ

مِل جائے مجھے دامنِ رحمت کا تصدّق
رحمت میں چھپالو مجھے سرکارِ دوعالمؐ

ہو سیّد عاصی پہ کرم سرورِ عالمؐ
عصیاں سے بچالو مجھے سرکارِ دوعالمؐ

اللہ کے حبیب بنائے گئے ہو تم

ہر اُمتی کے دل میں سمائے گئے ہو تم
اللہ کے حبیب بنائے گئے ہو تم

تعریف کیا کروں میں تمھارے جمال کی
خالق کے اپنے ہاتھوں بنائے گئے ہو تم

ظاہر میں تھیں حلیمہ تو باطن میں تھے ملک
قدرت کے پالنے میں جھلائے گئے ہو تم

ہم جانتے ہیں کون ہو شکلِ بشر میں تم
پردہ میں میم کے تو چھپائے گئے ہو تم

اُلفت جسے ہے تم سے وہ مومن ہے بے شبہ
کافر کے دل سے یوں تو ہٹائے گئے ہو تم

میرے حضور ہو تمہیں ہر درد کی دوا
عالم کے یوں مسیحا بنائے گئے ہو تم

اُمت سے کتنا پیار ہے اپنے حبیب کی
یوں ہی تو قبر میں بھی دکھائے گئے ہو تم

معراج میں وہ راز کی باتیں جو کرنا تھیں
اِس واسطے قریب بُلائے گئے ہو تم
سجدہ میں سر جُھکا ہے شفاعت کی ہے دُعا
رحمت کا تاج سر پہ سجائے گئے ہو تم
سرورؔ کو موت آئے تِرے در کے سامنے
ہر لمحہ اس کے دل میں سمائے گئے ہو تم

دامنِ رحمت

ہاں دامنِ رحمت میں چھپایا ہے تمہیں ؐ نے
اس امتِ عاصی کو بچایا ہے تمہیں ؐ نے

اسلام سے ہم دُور تھے شیطان بنے تھے
جنّت کا ہمیں رستہ بتایا ہے تمہیں ؐ نے

ہم ٹھوکریں کھاتے ہوئے پھرتے تھے جہاں میں
مظلوم کو سینہ سے لگایا ہے تمہیں ؐ نے

مجھ کو ہے بڑا ناز مرے باپ بڑے تھے
اس نسلی تعصب کو مٹایا ہے تمہیں ؐ نے

آدم کی ہیں اولاد بڑا کوئی نہیں ہے
تقویٰ ہے بڑا ہم کو بتایا ہے تمہیں ؐ نے

بس قوم پہ تھا فخر، عمل سب میں بُرے تھے
اِس قومی تکبّر کو مٹایا ہے تمہیں ؐ نے

تقوے میں بڑا جو ہے وہ سرتاج ہمارا
فرمانِ خدا ہم کو سُنایا ہے تمہیںؐ نے

اے سرورِ عالم مجھے عصیاں سے بچاؤ
دنیا کو گناہوں سے بچایا ہے تمہیںؐ نے

سرورؔ کی شب و روز خدا سے یہ دعا ہے
وہ کام کرے جو کہ بتایا ہے تمہیںؐ نے

سرکارِ مدینہؐ

دامن میں چھپالو میرے سرکارِ مدینہؐ
دیدار دِکھادو میرے سرکارِ مدینہؐ

دن رات میں روتا ہوں جُدائی میں تمھاری
اب پاس بُلالو میرے سرکارِ مدینہؐ

اے ساقیِ کوثر مجھے ایک جام پِلاکر
تم پیاس بجھادو میرے سرکارِ مدینہؐ

بیمارِ محبّت کو دِکھادو رُخِ روشن
اب اپنا بنالو میرے سرکارِ مدینہؐ

اِس اُمّتِ عاصی پہ بُرا وقت پڑا ہے
اُمّت کو بچالو میرے سرکارِ مدینہؐ

اِس دَور میں جینا بھی ہے مشکل مرے آقا
سب کام بنادو میرے سرکارِ مدینہؐ

تقدیر ہے سوئی ہوئی تدبیر ہے ناکام
تقدیر جگادو میرے سرکارِ مدینہؐ

ہم پہ ہو کرم رحمتِ عالم یہ تمہارا
بگڑی کو بنا دو میرے سرکارِ مدینہؐ
خوش ہوتا ہے دل نام جو آتا ہے زباں پر
یہ دل میں بسا دو میرے سرکارِ مدینہؐ
سرور کو بھی مل جائے گناہوں سے رہائی
کملی میں چھپا لو میرے سرکارِ مدینہؐ

آنکھوں کا تارا محمدؐ

نبیوں میں ہے سب سے پیارا محمدؐ
وہ ہے جگ کی آنکھوں کا تارا محمدؐ

تصدّق دل وجاں ہے ہر آن جس پر
وہ ہے پیارا پیارا ہمارا محمدؐ

اگر سایہ ہوتا تو گرتا زمیں پر
خدا کو نہ تھا یہ گوارا محمدؐ

تمہارا کہا چاند سورج نے مانا
یہ ہے معجزہ اِک تمہارا محمدؐ

خدا جانتا ہے سمجھ سے ہے باہر
خدا کو ہے کتنا وہ پیارا محمدؐ

قیامت میں آقا کرم اپنا کرنا
تمہیں ہو ہمارا سہارا محمدؐ

کرو فخر سرور کہ تم امّتی ہو
تمھیں مِل گیا ہے وہ پیارا محمدؐ

بے مثال بنایا ہے آپؐ کو

خالق نے باکمال بنایا ہے آپؐ کو
نبیوں میں بے مثال بنایا ہے آپؐ کو

وہ حُسن ہے تمھارا کہ حیرت میں ہیں مَلک
آئینۂ جمال بنایا ہے آپؐ کو

کامل ہوا ہے کلمہ تمھارے ہی نام سے
کتنا قریب حال بنایا ہے آپؐ کو

قرآن کہہ رہا ہے سراجؐ مُنیر ہو
وہ حُسنِ لازوال بنایا ہے آپؐ کو

جس کا نہیں ہے سایہ وہ نوری بشر ہیں آپؐ
اِک پیکرِ جمال بنایا ہے آپؐ کو

دشمن بھی کلمہ پڑھتے ہیں خُلقِ عظیم کا
حق نے وہ خوش خصال بنایا ہے آپؐ کو

نامِ خدا کے بعد تو ہے آپؐ ہی کا نام
بے مثل بے مثال بنایا ہے آپؐ کو

ستّورؔ پہ بھی نگاہِ کرم کیجیے حضورؐ
ہم عاصیوں کی ڈھال بنایا ہے آپؐ کو

صلِّ علیٰ محمدٍ

مومنو تم پڑھو مدام صلِّ علیٰ محمدٍ
کتنا حسیں ہے یہ کلام صلِّ علیٰ محمدٍ

اللہ بھی بھیجتا ہے خود ہم کو بھی حکم ہے یہی
پڑھتے رہو صبح اور شام صلِّ علیٰ محمدٍ

پڑھتا نہیں درود کیوں نام کو سُن کے تو بخیل
پڑھتے ملک بھی ہیں تمام صلِّ علیٰ محمدٍ

مشکل ہو تیری کوئی بھی پڑھ کے درود دیکھ تو
بگڑے بنیں گے سب ہی کام صلِّ علیٰ محمدٍ

چمکے گی قبر بھی تری ہوگی دعا قبول بھی
پڑھ لے درود اور سلام صلِّ علیٰ محمدٍ

صلِّ علیٰ محمدٍ پڑھ کے خدا سے مانگ تو
ہوگا بہشت میں مقام صلِّ علیٰ محمدٍ

جانا ہے سب کو ایک دن کچھ بھی فکر تمھیں نہیں
کر لو سفر کا انتظام صلِّ علیٰ محمدٍ

پڑھتے رہو نماز تم روزی کماؤ تم حلال
سب ہیں نجات کے یہ کام صلِّ علیٰ محمدٍ

سیّد ورد وظیفہ ہے ترا توشہ ہے بس ترا یہی
حشر میں آئے گا یہ کام صلِّ علیٰ محمدٍ

میرے سرکار مدینے والے

میرے آقا میرے سرکار مدینے والے
سب نبیوں کے ہیں سردار مدینے والے

جن کے جلووں سے ہے روشن عالم
وہ دو عالم کے ہیں مختار مدینے والے

آمنہ بی بی کے دلبر ہیں خدا کے محبوب
دونوں عالم کے ہیں دلدار مدینے والے

تیرے قدموں کی زمیں کا میں بنالوں سُرمہ
مجھ کو ہو جائے تو دیدار مدینے والے

ہم کو حوروں کی تمنّا ہے نہ جنّت کی طلب
ہم کو مل جائیں وہ سرکار مدینے والے

سب کو دیتا ہے خدا اور وسیلہ تم ہو
کیسے مونس ہیں مددگار مدینے والے

نہ پھرا در سے کبھی کوئی بھی سائل مایوس
وہ سخی ہے ترا دربار مدینے والے

تمھارا چھوڑ کر در میں کدھر جاؤں
مرا ایمان ہے سب کچھ تمہیں تم ہو

ہم ہندی ہیں ہمارے ہند پر آقا
کرم ہو رحمت اللعالمیں تم ہو

دلِ سرور کی پوری یہ تمنّا ہو
پہنچ جاؤں جہاں جلوہ نشیں تم ہو

سلام

بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

رحمت للعالمیں ہو، نورِ حق نورِ مبیں ہو
کیا کہوں کتنے حسیں ہو، دل میں مومن کے مکیں ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اب مدینہ میں بُلا لو، اپنی کملی میں چھپا لو
تم ہمیں اپنا بنا لو، نارِ دوزخ سے بچا لو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

رنج و غم دل سے مٹا دو، ہر مصیبت سے چھڑا لو
روضۂ اقدس دِکھا دو، دل ہمارا جگمگا دو

یانبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یاحبیب سلام علیک صلواۃ اللہ علیک

جھولی ہے خالی ہماری، ہم کھڑے ہیں سب بھکاری

کہہ رہے ہیں سب بھکاری، جھولیاں بھر دو ہماری

یانبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یاحبیب سلام علیک صلواۃ اللہ علیک

سرورِ شاہِ مدینہ، نور سے بھر دو یہ سینہ

دیکھ لیں ہم بھی مدینہ، پار ہو سب کا سفینہ

یانبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یاحبیب سلام علیک صلواۃ اللہ علیک

پوری ہوں سب کی دعائیں، دُور ہوں غم کی گھٹائیں

روضۂ اقدس پہ جائیں، اپنے آقا کو سُنائیں

یانبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یاحبیب سلام علیک صلواۃ اللہ علیک

سرورِ داور افسر کی سُن لو، بیکسوں کے دل کی سُن لو

بانیٔ مجلسہ کی سُن لو، ہم گنہ گاروں کی سُن لو

یانبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یاحبیب سلام علیک صلواۃ اللہ علیک

سلام بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ شانِ سرور پہ لاکھوں سلام
سب نبیوں کے افسر پہ لاکھوں سلام

بارہ ماہِ منور کو پیدا ہوئے
ایسے ماہِ منور پہ لاکھوں سلام
جن کی تعظیم کو کعبہ خود جھک گیا
ایسے اچھے پیمبر پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ شانِ سرور پہ لاکھوں سلام

جن کی آمد سے روشن ہوئے دو جہاں
اُن کے روئے منور پہ لاکھوں سلام
جن کی آمد سے مہکے زمیں آسماں
اُن کے جسمِ مُعطّر پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ شانِ سرور پہ لاکھوں سلام

جن کی آمد کی نبیوں نے مانگی دعا
ایسے محبوب رہبر پہ لاکھوں سلام
جن کی خاطر یہ پیدا ہوئے دو جہاں
اُن کی شانِ مُدثّر پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ شانِ سرور پہ لاکھوں سلام

جس نے اُمت کی بخشش کی مانگی دعا
ایسے اُمت کے رہبر پہ لاکھوں سلام
شب کو سجدوں میں جس نے سحر کر دیا
ایسے سجدوں کے دلبر پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ شانِ سرور پہ لاکھوں سلام

جن پہ جنّ و ملائک پڑھیں صبح و شام
اُن کی روحِ منور پہ لاکھوں سلام
اب پڑھو مل کے سب و رسلام و درود
ایسے پیارے پیمبر پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ شانِ سرور پہ لاکھوں سلام
سب نبیوں کے افسر پہ لاکھوں سلام

یا حُسینؑ علیہ السلام

آنکھوں کا نور دل کا اجالا حُسینؑ ہے
ہم مومنوں کو جان سے پیارا حسینؑ ہے
جس کو نبیؐ نے کاندھوں پہ اپنے بٹھایا ہے
وہ فاطمہ کی گود کا پالا حُسینؑ ہے
دنیا کو حق پرستی پہ چل کر دِکھا دیا
نانا کے دیں کو جس نے بچایا حسینؑ ہے
شمشیر کے دکھائے جو جوہر امامؑ نے
بولے عَدُو علیؓ کا یہ بیٹا حسینؑ ہے
ہم شکلِ مصطفےٰؐ کی شہادت کے بعد بھی
شکرِ خدا زباں پہ جو لایا حسینؑ ہے
پانی کے بدلے پی لیا کوثر کے جام کو
اصغر کو جس نے سینہ لگایا حسینؑ ہے

پڑھ کر قرآن بخشو تم اپنے امامؑ کو
رونا حرام جس نے بتایا حسینؑ ہے
سعودؔ تو یاد کر کے نہ رو اتنا بھائیؑ کو
بخشش کی اُس کی بھی تو سہارا حسینؑ ہے

میرے حسینؑ ہیں

آواز آ رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
ہر شے بتا رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
شہرہ ہے یہ زمانے میں سبطِ رسولؐ کا
دنیا جتا رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
تم نے حسینؑ صبر کا وہ درس دے دیا
تکبیر آ رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
تم فاطمہؓ کے چاند ہو حیدرؓ کے لال ہو
عظمت سنا رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
باغِ نبیؐ کے پھولوں کی اللہ رے مہک
قرآں سے آ رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
جبریلؑ بھی وہ لائے ہیں فوجِ ملائکہ
رن میں وہ جا رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
گھائل تمام جسم ہے سجدہ میں سر ہے خم
جنت بُلا رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں

شبیرؑ کی نماز کو سمجھے کوئی ذرا
ہم کو جگا رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
اُمت پہ تم نے بچوں کو قربان کر دیا
اُلفت بتا رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
باطل سے یہ جہاد تھا میرے حسینؑ کا
رحمت بتا رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
طاقت تھی کیا یزید میں کرتا شہید جو
قدرت بُلا رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
مہماں بُلا کے ظالموں یہ ظلم ڈھا دیا
مرقد بتا رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں
مسعود کو بھی یہ دین کی دولت نصیب ہو
فرقت ستا رہی ہے کہ میرے حسینؑ ہیں

سر دے دیا نہ سر کو جھکایا حسینؑ نے

باطل کو زیر کر کے دکھایا حسینؑ نے
سر دے دیا نہ سر کو جھکایا حسینؑ نے
مٹ جاتا دین سر کو کٹاتے نہ گر حسینؑ
سر کو کٹا کے دین بچایا حسینؑ نے
بیعت قبول کرنا نہ فاسق کی مومنو!
میدانِ کربلا میں بتایا حسینؑ نے
اکبرؑ سا لال دین پہ قربان کر دیا
اصغرؑ کو زیرِ خاک سلایا حسینؑ نے
لائے کوئی مثال تو میرے امامؑ کی
راہِ خدا میں گھر کو لٹایا حسینؑ نے
بھولے نہیں نماز کو وقتِ اخیر بھی
سجدہ میں اپنے سر کو کٹایا حسینؑ نے
پڑھتے رہو نماز نہ باطل سے تم ڈرو
جو بات بھی ہو حق ہو بتایا حسینؑ نے

خوشیاں منا رہے ہو یہ باجے بجا کے تم
کافر کی رسمیں چھوڑو سکھایا حسینؑ نے

پھر ہو گئے یزید زمانے میں مومنو!
اِن کو مٹاؤ اُس کو مٹایا حسینؑ نے

مسرور کو مِل گیا ہے وسیلہ امامؑ کا
جنّت کا سیدھا رستہ دکھایا حسینؑ نے

حضرت شیخ عبدالقادر محی الدین جیلانیؒ

جسے دیکھو دل وجاں سے ہے شیدا غوثِ اعظمؒ کا
زمین و آسماں پر ہے یہ جلوہ غوثِ اعظمؒ کا

خدا کا نام لے کر مشکلوں میں جب پکارا ہے
مِلا ہے ڈوبتوں کو بھی سہارا غوثِ اعظمؒ کا

جو ڈاکو بن کے آئے کردیا ان کو ولی کامِل
ہے یہ بھی ایک ادنیٰ سا کرشمہ غوثِ اعظمؒ کا

خدا کا اور محمد مصطفےٰ کا ہے کرم ہم پر
ہمیں تو مِل گیا ہے اب وسیلہ غوثِ اعظمؒ کا

قدم سب اولیاء نے رکھ لیا تھا اپنی گردن پر
ہے رتبہ اولیاء میں سب سے اعلیٰ غوثِ اعظمؒ کا

فرشتے قبر میں پوچھیں گے تو میں صاف کہدوں گا
غلامِ مصطفےٰ ہوں نام لیوا غوثِ اعظمؒ کا

بروزِ حشر بن جائے گی چادر گیارہویں سر پر
خدا کے فضل سے ہوگا یہ سایہ غوثِ اعظمؒ کا

پڑھو پہلے نمازیں پھر کرو تم فاتحہ دل سے
بتایا ہے ہمیں تو یہ طریقہ غوثِ اعظمؒ کا

بڑا بے چین ہے نجدی تمہاری فاتحہ سُن کر
تبرک اس کو مل جائے ذرا سا غوثِ اعظمؒ کا

تمنّا ہے یہ سرورؔ اور اقصیٰ کی بھی پوری ہو
بروزِ حشر کام آئے وسیلہ غوثِ اعظمؒ کا

منقبت

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ بادشاہِ ہندالولی

ثنا خواں ہے زمانے سے زمانہ میرے خواجہؒ کا
یہاں ہر دل میں آویزاں ہے نقشہ میرے خواجہؒ کا
مٹایا شعبدوں کو ساحروں کو کر دیا کامل
کھلا ہے یہ کرامت کا خزانہ میرے خواجہؒ کا
بنایا ہے انھیں ہندالولی شاہِ دو عالمؐ نے
بڑا ہے اس لئے ولیوں میں رُتبہ میرے خواجہؒ کا
رہے گا سلسلہ جاری سدا اللہ والوں کا
مدینہ سے ملا ہے ہاں یہ زینہ میرے خواجہؒ کا
مسلماں ہوش میں آ اور پلٹ آ اپنے مرکز پر
پکڑ لے ہاتھ سے اب تو سفینہ میرے خواجہؒ کا
مُنوّر ہند کو تبلیغ دیں سے کر دیا جس نے
دلوں پہ مُنکروں کے ہے یہ سکّہ میرے خواجہؒ کا

ولیوں سے محبت کام دے گی حشر میں نجدی
خدایا ہو عطا الفت کا صدقہ میرے خواجہؒ کا

ارے او عقل کے دشمن سمجھ لے وقت باقی ہے
خدا تک جا رہا ہے سیدھا رستہ میرے خواجہؒ کا

یہ سحرؔ و ر پھر رہا ہے مارا مارا دربدر اس کو
عطا ہو معرفت کا اب خزانہ میرے خواجہؒ کا

منقبت

حضرت حافظ شاہ جمال اللہ نور اللہ مرقدہٗ

مچی ہے دھوم عالم میں تری حافظ جمال اللہؒ
ترا روضہ مدینہ کی گلی حافظ جمال اللہؒ

علیؓ کے لاڈلے ہو اور دلبر غوثِ اعظمؒ کے
مجدد کے ہو تم دل کی کلی حافظ جمال اللہؒ

قطبؒ نے کردیا تم کو قطب سارے زمانے کا
عقیدت یونہی ہم کو ہو گئی حافظ جمال اللہؒ

تمہاری فیض بخشی سے ہے یہ سارا جہاں روشن
دلوں میں بڑھ گئی اب روشنی حافظ جمال اللہؒ

تمہارے شاہ درگاہیؒ بھی محبوبِ الٰہی ہیں
محمد شیر ہیں شیرِ ولی حافظ جمال اللہؒ

قدیری بھی بصیری بھی وجیہی چاند ہے تیرا
گلِ گلزار ہیں سب قادری حافظ جمال اللہؒ

قرآنِ پاک میں تعریف ہے اللہ والوں کی
ہمیں ہے فخر نسبت پر تری حافظ جمال اللہؒ

بزرگوں کے مزاروں پر یہ میلے مت کرو ناداں
بہت ناراض ہیں اِس سے دِلی حافظ جمال اللہؒ

منع کر دو اِنھیں جو عورتیں آتی ہیں محفل میں
لرز جاتی ہے روحِ پاک بھی حافظ جمال اللہؒ

خدا کے واسطے ہم پر کرم کی ہو نظر اب تو
ہماری جھولیاں بھر دو سبھی حافظ جمال اللہؒ

وجیہہ الدین کو بھی کر دیا کامل ولی تو نے
ترا در ہے ولیوں کا ولی حافظ جمال اللہؒ

یہ سرور قادری بھی ہے تمھارے در کا اِک خادم
اِسے جلوہ دکھا دو تم ابھی حافظ جمال اللہؒ

منقبت

حضرت حافظ شاہ درگاہی محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

جدھر دیکھو اُدھر جلوہ تمہارا شاہ درگاہیؒ
ستارہ ہے بلند اتنا تمہارا شاہ درگاہیؒ

محبت ہم کو تم سے ہے کہ محبوبِ الٰہی ہو
مدینہ سے مِلا زینہ تمہارا شاہ درگاہیؒ

مزارِ پاک پر ہر وقت رحمت حق کی ہوتی ہے
گُلِ گلزار ہے روضہ تمہارا شاہ درگاہیؒ

جمال اللہ کے دل کے قریں اور جانشیں ہو تم
مقدّر ہے بلند اتنا تمہارا شاہ درگاہیؒ

جو منگتا در پہ آیا کر دیا اُس کو غنی تم نے
ہے جاری فیض کا دریا تمہارا شاہ درگاہیؒ

خدا نے اپنی رحمت سے جنھیں دیں نور کی آنکھیں
اُنھیں آیا نظر نقشہ تمہارا شاہ درگاہیؒ

خدایا دل ہمارا نور سے معمور تُو کر دے
نظر آئے ہمیں جلوہ تمہارا شاہ درگاہی ؒ

نہیں جائیں گے ہم تو اب کسی بھی غیر کے در پر
ہمیں تو مل گیا ذریعہ تمہارا شاہ درگاہی ؒ

تمہارا ہے ولی کامل وجیہہ الدیں مجدد بھی
یہی ہے فیض کا جلوہ تمہارا شاہ درگاہی ؒ

یہ سرور کی تمنّا ہے مرا دل بھی چمک جائے
اسے ہر وقت ہے سودا تمہارا شاہ درگاہی ؒ

علامہ شاہ وجیہ الدین احمد خاں صاحبؒ

ہے جنت میں بھی تو چرچا وجیہہ الدین احمد کا
ملک بھی پڑھتے ہیں شجرا وجیہہ الدین احمد کا

چمن ایسا لگایا ہے معطّر ہے جہاں سارا
گُلِ گلزار ہے روضہ وجیہہ الدین احمد کا

تمھارا مدرسہ زندہ کرامت ہے زمانے میں
ہر اک کے سر پہ ہے سہرا وجیہہ الدین احمد کا

مجدّد کے تھے تم شیدا مجدّد کر دیا تم کو
وہ کیسا نور ہے چمکا وجیہہ الدین احمد کا

تمھارا عرس ہے پہلا ملک بھی اس میں آئے ہیں
یہ حوریں گاتی ہیں سہرا وجیہہ الدین احمد کا

وہ ظاہر میں نہیں باطن میں تو وہ پاس رہتے ہیں
کرشمہ ہے یہ ایک ادنیٰ وجیہہ الدین احمد کا

یہ وہ عالم تھے جن کا اب نہیں ثانی زمانے میں
مدینہ سے مِلا زینہ وجیہہ الدین احمد کا

تھا اُن کا خُلق کچھ ایسا کہ دشمن بھی پڑھے کلمہ
پسِ مُردن بھی ہے چرچا وجیہہ الدین احمد کا

یہ افسر بھی بڑا رنجور غم دیدہ ہے فرقت میں
اِسے ہے آسرا کس کا، وجیہہ الدین احمد کا

ابھی تک گونجتا ہے کان میں خطبہ جسے سُن کر
زمانہ ہو گیا شیدا وجیہہ الدین احمد کا

بتایا دُخترِ افسر کو تم نے خواب میں آکر
کُھلا ہے فیض کا دریا وجیہہ الدین احمد کا

مخالف جتنا جلتے ہیں ترا رُتبہ ہی بڑھتا ہے
عطائے غوثؒ ہے پٹکا وجیہہ الدین احمد کا

تری صورت تری سیرت پہ قرباں ہے یہ سعیدؔ بھی
اِسے ہر وقت ہے سودا وجیہہ الدین احمد کا

وجیہ الدین احمد خاں صاحبؒ

تمہارا ہر طرف دنیا میں ہے چرچا وجیہہ اعظمؒ
جدھر دیکھو تمہارا ہے اُدھر نقشہ وجیہہ اعظمؒ

فصاحت اور بلاغت آستانہ کی کنیزیں تھیں
مدینہ سے ملا تھا تم کو یہ تحفہ وجیہہ اعظمؒ

تمہاری پُر اثر تقریر سے لاکھوں ہوئے تائب
خطابت میں نہیں ہے آج تک تم سا وجیہہ اعظمؒ

رہے تا زیست قایم مسلکِ حق و صداقت پر
ملا تم کو امام العصر کا رتبہ وجیہہ اعظمؒ

تمہارے درسِ قومی ایکتا کا ہم نمونہ ہیں
تمہارا حشر تک چلتا رہے سِکّہ وجیہہ اعظمؒ

حقیقت کی نظر سے دیکھ لے جس کو تمنّا ہو
وجیہانِ زمانہ میں ترا جلوہ وجیہہ اعظمؒ

پسِ وصلِ الٰہی اب بھی محبوبِ خلائق ہو
تمھارا بج رہا ہے آج بھی ڈنکا وجیہہ اعظمؒ

کیے مشکل مسائل تم نے حل چٹکی بجاتے میں
تمھیں اِس فن میں حاصل تھا عجب ملکہ وجیہہ اعظمؒ

تُو خود تکلیف سہتا تاکہ پہنچے فیض غیروں کو
تری عادت سدا سے تھی کریمانہ وجیہہ اعظمؒ

ولی ایسے کہ مولا سے ملا دیتے تھے پل بھر میں
تمھیں اللہ نے بخشا تھا یہ رتبہ وجیہہ اعظمؒ

تمھارے در پہ آکے ہم نے اپنے رب کو پہچانا
ہمیں لے جائے گا جنّت میں یہ رشتہ وجیہہ اعظمؒ

جو دشمن ہیں ترے کل تک ترے در کے بھکاری تھے
ملا ہے تیرے در سے اُن کو بھی ٹکڑا وجیہہ اعظمؒ

تم محبوب اور خوشنود ہیں جس باغ دینی کے
عطائے غوث ہے اس کا ہر اک پودا وجیہہ اعظمؒ

بڑا بے چین ہے مسرورؔ دکھادو خواب میں جلوہ
مریدوں کے تمہیں ہو ملجا و ماویٰ وجیہہ اعظمؒ

وہ نظریں آسماں کے چاند کو خاطر میں کیا لائیں
ہو جن نظروں میں تیرا چاند سا مکھڑا وجیہہ اعظمؒ

وہاں تم قصرِ فردوسِ بریں میں جلوہ فرما ہو
یہاں مسرورؔ دعائے خیر کا جویا وجیہہ اعظمؒ

مناجات دربارِ الٰہی

یاالٰہی تو ہمیں سچّا مسلماں کر دے
یاالٰہی تو ہمیں تابعِ قرآں کر دے

دین سے ہو گئے غافل ہمیں کچھ ہوش نہیں
یاالٰہی تو ہمیں صاحبِ ایماں کر دے

بھول بیٹھے ہیں نمازوں کو ہمیں خوف نہیں
یاالٰہی تو ہمیں طالبِ فرماں کر دے

سارے عالم کے دلوں میں ہو یہ چرچا تیرا
دل میں ہو ذکرِ خدا سینہ میں قرآں کر دے

مسجدیں ہو گئیں ویران نمازی ہی نہیں
اے خدا اِن کو تو آباد کے ساماں کر دے

ہر طرف پرچمِ اسلام چمکتا دیکھوں
پھر بلند قبلۂ اوّل میں تُو اذاں کر دے

ہم پڑھیں قبلۂ اوّل میں نمازیں جاکر
پھر عطا ہم کو وہی قوتِ ایماں کردے

ہم گنہگار خطا کار ہیں، بندے تیرے
کر خطا معاف عطا ملکِ سلیماں کردے

پھر عمرؓ حیدرؓ و خالدؓ سی طاقت دیدے
اِن لعینوں کے تُو برباد کے ساماں کردے

جو سبق بھولے ہیں وہ یاد دلادے یارب
پھر عطا ہم کو وہی دولتِ عرفاں کردے

اب یہی سیّد بیکس کی دعا ہے یارب
مشکلیں جو ہیں مسلماں کی تُو آساں کردے

مرکزِ علومِ اسلامی۔ جامع العلوم فرقانیہ رام پور

رام پور اپنے یومِ پیدائش سے علمِ دین کا گہوارہ رہا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ عالمِ اسلامی میں وہ "بخارائے ہندی" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی سرزمین کو بڑے بڑے اور متبحر اور نامور علمائے کرام نے اپنے قدم ہائے مبارک سے زینت بخشی تھی۔ چودھویں صدی کے نصف آخر میں مغربیت نے اپنا اثر جمایا اور اس کا وقار روبہ تنزل ہونے لگا تو اسی رام پور کے ایک باوقار فاضل معقولات منقولات حضرت مولانا المولوی وجیہ الدین احمد خاں صاحب دامت برکاتہم نے ۱۹۵۰ء میں اپنے بزرگوں کی آرام گاہ خانقاہ حضرت شاہ احمد علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی جو اس وقت علومِ مشرقی کے ایک مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مدرسہ میں درسِ نظامی کی تعلیم، قرآنِ عظیم کے حفظ و تجوید کا انتظام، چھوٹے بچوں کی ابتدائی تعلیم رائج الوقت کے ساتھ دینیاتِ لازم کا انتظام موجود ہے۔ اس کے علاوہ بورڈ الہ آباد کے عربی و فارسی امتحانات کا بھی مکمل انتظام ہے۔ طلبہ کی رہائش کے لیے دارالاقامہ (بورڈنگ ہاؤس) بھی موجود ہے جس میں تقریباً ۱۰۰ طلبہ کے قیام و طعام کی ذمہ داری مدرسہ پر ہے۔ تقریباً دو لاکھ روپے سالانہ کا خرچ ہے جو گورنمنٹ کی جزوی اور آپ کی کلی امداد پر منحصر ہوتا ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ اپنے نونہالوں کو اس چشمۂ فیض سے فائدہ پہنچائیں اور بقدرِ گنجائش مالی امداد بھی بہم پہنچائیں۔

مدرسہ کا تعلیمی سیشن شوال سے شروع ہو کر شعبان میں ختم ہوتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے آج ہی رابطہ قائم کریں۔

دفتر اہتمام جامع العلوم فرقانیہ بازار نصر اللہ خاں گنج رام پور، یوپی